An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

April-June, 2025, Volume:05, Issue:02 Pages:60-64

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی علمی اور فکری خدمات: تحقیقی مطالعہ

DR MUHAMMAD HAMIDULLAH'S SCHOLARLY AND INTELLECTUAL CONTRIBUTIONS: A RESEARCH STUDY

Paras Nazneen Gillani[1], Dr Hafiz Tahir Islam[2]

[1] *PhD Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, AIOU, Islamabad, Pakistan.*

[2] *Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, AIOU, Islamabad, Pakistan.*

HEC "Y" Category HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	April 28, 2025
Revised:	May 18, 2025
Accepted:	May 22, 2025
Available Online:	May 26, 2025

Keywords:

Muhammad Hamidullah
Islamic & International Law
Islamic History
Modern Islamic Thought
Seerah & Dawah

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

This article provides a comprehensive overview of Dr. Muhammad Hamidullah's scholarly and intellectual contributions, with a specific focus on his pioneering work in international law, Seerah and Islamic history. It highlights his multifaceted expertise, which not only harmonized traditional Islamic disciplines with modern intellectual principles but also effectively communicated them to the Western world. He is undeniably recognized as the founder of modern Islamic international law, having presented the principles of Islamic law, treaties, and the rules of peace and war within a contemporary framework. His research on Seerah brought to light various aspects of the Prophet's life using authentic historical sources, thereby enhancing the academic dimension of Seerah studies. Another key aspect of his work is the scientific and research-based approach he applied to Islamic history, making the subject acceptable in global academic circles. Dr. Hamidullah's research also helped in understanding Islamic jurisprudence and history in accordance with modern requirements. The impact of his work remains evident today in academic discussions on Islamic law, Seerah, and history.

Corresponding Author's Email: paras.gillani@gmail.com

تعارف

ڈاکٹر محمد حمید اللہ 9 فروری 1908ء کو حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک عالم دین، محقق، دانشور اور مصنف تھے۔ ڈاکٹر صاحب کم از کم نو زبانوں کے ماہر تھے۔[1] اردو ان کی مادری زبان تھی اس کے علاوہ عربی، فارسی، ترکی اور روسی زبانوں کے بھی ماہر تھے۔ مغربی زبانوں میں انگریزی، جرمنی، فرانسیسی اور اطالوی زبانوں پر بھی آپ کو مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے علوم قرآنیہ، سیرت نبویہ اور فقہ اسلامی پر 195 کتابیں اور 937 مقالات تحریر کئے۔ وہ بین الاقوامی قوانین کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ تاریخ، حدیث پر تحقیق، فرانسیسی میں ترجمہ قرآن اور مغرب میں ترویج اسلام کا اہم فریضہ نبھانے پر آپ کو عالمگیر شہرت ملی۔ آپ نے گھر میں ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ نظامیہ سے مولوی کامل کا درجہ مکمل کیا۔ آپ نے جامعہ عثمانیہ سے ایم۔اے، ایل ایل۔بی کی ڈگریاں حاصل کیں پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ گئے۔ بون یونیورسٹی (جرمنی) سے ڈی فل اور سوربون یونیورسٹی (پیرس) سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1935ء میں اپنے آبائی شہر آنے کے بعد کچھ عرصے تک جامعہ عثمانیہ حیدر آباد میں پروفیسر رہے۔ انہوں نے جرمنی اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ فرانس کے نیشنل سنٹر آف سائنٹفک ریسرچ سے تقریباً بیس سال تک وابستہ رہے۔ یورپ اور ایشیا کی کئی یونیورسٹیوں میں آپ کے خطبات کا سلسلہ جاری رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی زبان دانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نو مسلموں، غیر مسلموں اور مستشرقین کو انہی کی زبانوں میں دین حق کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی تصنیف و تالیف کے کاموں کے لیے وقف کیے رکھی بالآخر 95 برس کی عمر میں 17، دسمبر 2002ء کو فلوریڈا (امریکہ) میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات کے بعد اہل دانش نے ان کی زندگی کی مختلف جہتوں پر اپنی اپنی بساط کے مطابق تحقیقی کام کیا۔ بعض علمی اداروں کی طرف سے ان کی خدمات کے اعتراف میں رسائل و جرائد کے خاص نمبر بھی شائع کیے گئے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کی علمی و فکری خدمات

ڈاکٹر حمید اللہ نے علمی، فکری، اور تحقیقی میدان میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان کی علمی خدمات کو دنیا بھر میں پذیرائی ملی ۔ خاص طور پر ان کی فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں اسلام پر لکھی گئی کتابیں اور تحقیقی مقالات ان کے علمی مقام کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان کی چند نمایاں علمی و فکری خدمات کا تذکرہ حسب ذیل ہے

سیرت النبی ﷺ کے ضمن میں خدمات

بیسویں صدی کو سیرت نگاری کا عہد زریں کہا جاتا ہے۔اس صدی کے آغاز سے ہی ایسے ہی روشن خیال مصنفین منظر عام پر آئے، جو نبی کریم ﷺ کے عشق کے ساتھ ساتھ نئے علوم اور حالات سے بھی باخبر تھے، جن کی کاوشوں سے سیرت کے میدان میں نمایاں کام منظر عام پر آیا۔اس دور میں دو طرح کا علمی کام منظر عام پر آیا ایک وہ تحریریں جن میں جذبات سے زیادہ کام لیا گیا تھا اور دوسری وہ تحریریں جن کا تعلق دماغ سے تھا یعنی جن میں تحقیق، دلائل اور سائنس سے مدد لی گئی تھی۔ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریروں کا تعلق اسی دوسرے طرز تحریر سے ہے۔ان کا انداز سادہ اور عام فہم ہے۔سیرت النبی ﷺ پر ان کی تحریریں کثرت سے ملتی ہیں۔ان کی چند مشہور و معروف تحریروں میں ان کی معرکۃ الآرا تحریر مجموعہ مقالات "خطبات بہاولپور" "Islam:A General Picture"[32], The Prophet's Establishing a state & his Succession اور دائرہ معارف اسلامیہ میں ان کا ایک طویل مقالہ سیرت بھی شامل ہیں۔[4]اس کے علاوہ ان کے مختصر مقالات کی بھی ایک طویل فہرست موجود ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں ان کا منفرد اسلوب تحقیق نمایاں نظر آتا ہے۔عموماً سیرت نگاروں کے ہاں کتب حدیث و سیرت کی روایات کی جانچ پڑتال اور ان کی صحت و ضعف پر تحقیق و بحث کو کافی تصور کیا جاتا ہے، مگر ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں وہ ماخذ بھی دکھائی دیتے ہیں جو بظاہر موضوع سے غیر متعلق نظر آتے ہیں۔ دیگر سیرت نگار ایسے ماخذوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں بظاہر غیر متعلقہ نظر آنے والے یہی ماخذ سوچ و فکر کے نئے راستے کھولتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے جب غزوات نبوی ﷺ اور ہجرت نبوی ﷺ پر کام شروع کیا تو جب تک مقامات غزوات کا خود معائنہ نہ کر لیا اور سفر ہجرت کی تکالیف اور رکاوٹوں سے بذات خود آگاہی حاصل نہ کر لی تب تک اپنی تحقیق مکمل نہیں کی۔ڈاکٹر صاحب اختلافی مسائل کو ممکنہ حد تک نظر انداز کرتے ہیں اور غیر ضروری مباحث سے بھی احتراز کرتے ہیں ان کی تحریریں غیر جانبداری اور علمی و تحقیقی دیانت پر مبنی ہیں۔انہوں نے تبصرے اور تجزیے کیے، سوچ اور فکر کے نئے راستے اختیار کیے اور صدیوں سے قائم جمود کو توڑا۔

احادیث نبویہ ﷺ کے ضمن میں خدمات

ڈاکٹر صاحب بذات خود محدث نہیں تھے لیکن ان کی علم الحدیث کے سلسلے میں خدمات نہایت گراں قدر ہیں۔اس ضمن میں ان کی دلچسپی کے میدان تدوین اور تاریخ حدیث تھے۔یہی وہ دو موضوعات ہیں جن پر مستشرقین نے شبہات کا اظہار کیا اور اسناد حدیث کو چیلنج کیا۔ڈاکٹر صاحب نے ان تمام شبہات کا بھرپور اور شافی جواب دیا۔اس سلسلے میں ان کی سب سے قابل ذکر تصنیف "صحیفہ ہمام بن منبہ" کا ترجمہ ہے، جس پر انہوں نے ایک مقدمہ بھی تحریر کیا۔[5]انہوں نے حدیث کی اسناد کو دلیل سے ثابت کرنے کے لیے روایتی انداز سے ہٹ کر کام کیا۔ان کا انداز دلیل بالکل منفرد ہے۔وہ انسانی اذہان میں اٹھنے والے سوالات کے شافی جوابات دیتے ہیں، پھر اطمینان دلانے کے بعد ہی آگے بڑھتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے مجموعی طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے 16 مجموعہ ہائے احادیث دریافت کیے، جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا مجموعہ حدیث "الصحیفہ الصادقہ " بھی شامل ہے۔انہوں نے ثابت کیا کہ عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں شروع ہونے والی تدوین حدیث خود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ذریعے زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں تابعین تک منتقل ہوئی اور پھر تابعین سے اگلی نسل تک منتقل ہوئی یعنی آج دنیا میں جتنے بھی مجموعہ حدیث موجود ہیں سب کے سب کی سند نبی کریم ﷺ سے متصل ہے۔[6]انہوں نے صحیح بخاری کے ماخذ پر کام کر کے یہ بات ثابت کی۔اس طرز استدلال کے ذریعے انہوں نے مطالعہ حدیث کے نئے انداز کی بنیاد ڈالی۔بعد میں کئی مصنفین نے آپ کے اسی اسلوب تحقیق کو اختیار کیا اور مزید آگے بڑھایا۔اس طرح یہ بات ثابت ہوئی کہ علم الحدیث زبانی روایات پر مبنی علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کی تدوین تیسری صدی ہجری میں ہوئی ہے.ڈاکٹر صاحب کے اس کارنامے کو علم الحدیث کے ضمن میں بنیادی نوعیت کا کام قرار دیا جا سکتا ہے جس سے ایک نئی جہت کا آغاز ہوا۔

قانون بین الممالک کے ضمن میں خدمات

ڈاکٹر حمید اللہ کی دلچسپی کا میدان قانون بین الممالک تھا۔اس موضوع پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ان کا تحقیقی مقالہ "اسلام کے بین الاقوامی قانون میں غیر جانبداری کے اصول" تھا. قانون کے موضوع پر انہوں نے کثیر تعداد میں تصانیف تحریر کیں۔جامعہ عثمانیہ میں قانون بین الممالک کے موضوع پر اردو زبان میں کوئی کتاب موجود نہیں تھی، اس لیے وہاں کے طالب علموں کو انگریزی کتب کی طرف رجوع کرنا پڑتا تھا،اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحب نے 1930ء میں اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب " قانون بین الممالک کے اصول و نظیریں" تحریر کی.[7]اس اس سلسلے میں ان کی دوسری اہم تصنیف "Muslim Conducts of State" ہے۔[8]اس دور میں جب دنیا

محدود نسلی اور جغرافیائی قومیت کی بنا پر پیدا کردہ کشمکش کی وجہ سے بین الاقوامیت کی طرف بڑھ رہی تھی انہوں نے اسلام کے بین الاقوامی قوانین کی افادیت اور وسعت دنیا کے سامنے پیش کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ انہوں نے اپنی تحریر" The First Written Constitution in the world"میں میثاق مدینہ کو دلائل کی رو سے دنیا کا پہلا عالمی تحریری دستور ثابت کیا۔[9] اس کے علاوہ انہوں نے اپنی تحریروں "عہد نبوی ﷺ کے نظام حکمرانی "[10]، "عہد نبوی ﷺ کے میدان جنگ "[11] "رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی"[12] "[13] The Prophet's Establishing a state & His Succession میں عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں قانون بین الممالک کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی اور اہم بنیادی حقائق دنیا کے سامنے لانے میں کامیاب رہے۔ ڈاکٹر صاحب کا انداز محققانہ اور مدلل ہوتا تھا، ان کی تمام تحریریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ قانون بین الممالک کے میدان میں ان کا کام اپنے ہم عصر مفکرین سے نہایت منفرد تھا لہذا اگر یہ کہا جائے کہ اسلامی قانون بین الممالک کی تشکیل نو اور ارتقا میں ڈاکٹر حمید اللہ کا بڑا اہم کردار ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ قانون بین الممالک کو بطور علم سب سے پہلے مسلمانوں نے متعارف کیا جبکہ مغربی دانشور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید بین الاقوامی قانون مغربی مفکرین کی کاوشوں کا رہین منت ہے، ان کا دعوی ہے کہ جدید بین الاقوامی قانون کی بنیاد سترہویں صدی کے ایک مفکر (Hugo Grotius) نے ڈالی۔ بعض مغربی مصنفین اس قانون کو یونانیوں اور رومیوں کی پیداوار قرار دیتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اہل مغرب کے ان دعووں کو یکسر رد کیا اور ثابت کیا کہ یہ قانون سب سے پہلے مسلمانوں نے ایجاد کیا اور یہ قانون بلا تفریق مذہب، رنگ و نسل تمام اقوام کے لیے یکساں ہے۔[14]

ڈاکٹر حمید اللہ اقوام متحدہ کے انٹرنیشنل لا کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ اس میں ہر ملک کو ذاتی حیثیت سے رکن نہیں بنایا جاتا، جب تک اقوام متحدہ کی پہلے سے رکنیت کی حامل دو سلطنتیں اس ملک کے متمدن سلطنت ہونے کی سفارش نہ کریں۔ اس کے برعکس اسلامی انٹرنیشنل لا میں اس امتیاز کی کوئی گنجائش نہیں۔[15] وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ قانون بین الممالک در حقیقت بین الممالک بھی ہے اور قانون بھی ہے۔ اس کا آغاز نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کے طریق کار کے ذریعے وہ تمام اصول وضع ہو گئے تھے جس پر آگے چل کر فقہائے کرام اضافہ کرتے رہے اور یوں ایک ہمہ گیر نوعیت کا انٹرنیشنل لا معرض وجود میں آیا، جس کو علم السیر کا نام دیا گیا۔ اسلامی قانون بین الممالک غیر مسلم قومیتوں کے ساتھ عدل و انصاف پر مبنی تعلقات استوار کرتا ہے۔ اس قانون کے تحت غیر مسلم اقوام کے ساتھ معاہدات کی پابندی اسی طرح واجب ہے جس طرح دیگر عبادات۔[16]

بعض مستشرقین کے نزدیک اسلام میں غیر جانبداری کا تصور نہیں ہے ان مستشرقین کی انہی غلط فہمیوں کا ازالہ ڈاکٹر صاحب نے بون یونیورسٹی میں پیش کیے جانے والے اپنے مقالہ "اسلام کے بین الاقوامی تعلقات میں غیر جانبداری کے اصول" میں پیش کیا، جس کے بعد مستشرقین کے نظریات خود ہی بے بنیاد ثابت ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق اسلام کا پیغام آفاقی ہے، جس کا مقصد پوری دنیا میں دین اسلام کا غلبہ اور اسلامی نظام کا قیام ہے مگر اس کا مطلب غیر مسلم ریاستوں کے حق بقا کی نفی کرنا نہیں۔ اسلام ان تمام اقوام کے ساتھ پرامن تعلقات کی تلقین کرتا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ امن اور صلح کے ساتھ رہنا چاہیں۔ اسلام کا یہی نظریہ آج بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد ہے، جس کو ڈاکٹر صاحب نے اہل یورپ کے سامنے پورے استدلال کے ساتھ پیش کیا۔ الغرض ڈاکٹر صاحب عصر حاضر میں قانون بین الممالک کے ایسے اولین ماہر ہیں جنہوں نے مختلف زبانوں سے واقفیت کی بنا پر مختلف ممالک کے قوانین کا مطالعہ کیا اور اس موضوع پر کتابیں اور مقالات قلم بند کیے اور ثابت کیا کہ اسلامی قوانین ہر لحاظ سے بہتر ہے۔

تراجم کے باب میں خدمات

تراجم کے باب میں بھی ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ امام شیبانی رحمہ اللہ کی تصنیف "السیر الکبیر" جس کی شرح امام سرخسی نے املا کروائی، ڈاکٹر صاحب نے اس کا ترکی اور فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔[17] ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب "احکام اہل الذمہ" پر بھی مقدمہ تحریر کیا[18] اور ارنسٹ نیس کی فرانسیسی کتاب "جدید قانون بین الممالک کا آغاز" کا اردو ترجمہ بھی کیا[19]۔ جس میں انہوں نے اصل حقائق منظر عام پر لانے کی کوشش کی اور اسلام کے نظریے کی وضاحت بھی کی۔

معاشیات کے ضمن میں خدمات

ڈاکٹر حمید اللہ نے اسلامی اصولوں کو جدید اقتصادیات کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ ان کی بنیادی مہارت قانون اور تاریخ میں تھی، لیکن انہوں نے اسلامی معاشیات پر بھی گہرا اثر ڈالا۔ انہوں نے اسلامی معاشیات پر براہ راست بہت زیادہ کتب نہیں لکھیں، لیکن ان کی متعدد تحریروں میں اسلامی معیشت، سود، زکوۃ، اور اقتصادیات کے دیگر موضوعات شامل ہیں۔ انہوں نے " Islamic Notion of conflict of laws"[20] میں سود کے مسائل اور اسلامی معاشی اصولوں کو مختلف قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے سود کے بارے میں قرآنی اور حدیثی دلائل کو تفصیل سے بیان کیا اور سود کی عدم موجودگی میں معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے امکانات پر روشنی

ڈالی۔ ان کا استدلال تھا کہ سود ایک غیر اخلاقی اور استحصالی عمل ہے جو غریبوں اور محتاجوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔انہوں نے زکوٰۃ کو اسلامی معاشیات کے ایک اہم ستون قرار دیا، جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ ان کی رائے تھی کہ اگر زکوٰۃ کو صحیح طریقے سے نافذ کیا جائے تو یہ معاشرتی مساوات اور اقتصادی استحکام کا سبب بن سکتا ہے۔

ڈاکٹر حمیداللہ نے اسلامی مالیاتی نظام میں انشورنس کے اصولوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے اسلامی بنیادوں پر انشورنس کے تصور کو پیش کیا، جسے تکافل کہا جاتا ہے، اور روایتی انشورنس کے مقابلے میں اسے اسلامی تعلیمات کے مطابق قرار دیا۔انہوں نے اسلامی تجارت کے اصولوں پر بھی روشنی ڈالی اور خاص طور پر اسلامی معاہدات اور کاروباری شراکت داری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلامی معیشت میں انصاف پر مبنی تجارتی تعلقات کو فروغ دینا چاہیے تاکہ سب کو برابر مواقع میسر آئیں۔

انہوں نے"The Emergence of Islam " میں ابتدائی اسلامی دور میں معاشرتی اور اقتصادی ڈھانچے کی تشکیل پر روشنی ڈالی ہے۔[21]ڈاکٹر حمیداللہ کے افکار اسلامی معیشت کی اخلاقی بنیادوں کو مستحکم کرنے پر مبنی ہیں۔ ان کی سوچ کا نچوڑ یہی ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام ایک جامع، منصفانہ اور اخلاقی معیشت کا نمونہ پیش کرتا ہے، جو جدید دنیا کے لیے ایک متبادل فراہم کر سکتا ہے۔ ان کے افکار آج کے اسلامی مالیاتی اداروں، اسلامی بینکنگ اور دیگر اقتصادی اداروں کے لیے نہایت مفید ہیں .

بطور مبلغ اسلام خدمات

ڈاکٹر حمیداللہ اپنی تحاریر و تقاریر اور ذاتی سیرت و کردار کی بدولت ایک بڑے مبلغ اسلام بھی نظر آتے ہیں۔ جن کے ہاتھ پر سینکڑوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔[22]دعوت و تبلیغ کے حوالے سے مغرب میں ان کی کاوشیں متنوع اور مختلف الجہات ہیں۔ان کی سب سے بڑی خدمت مختلف زبانوں میں سیرت نبویﷺ، قانون اسلامی اور عقائد و عبادات پر مختصر مگر جامع تصانیف تحریر کرنا ہے۔اس طرح انہوں نے نومسلموں اور غیر مسلموں کو ان کی اپنی زبان میں اسلام کو پڑھنے اور سمجھنے کا موقع فراہم کیا۔آپ کی ایک تصنیف "Introduction of Islam" ہے،[23]جس کا دو درجن سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔یہ کتاب اپنی جامعیت اور سادگی کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہے اور مختلف ممالک کے تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اسلام کی بنیادی تعلیمات کو سادہ اور قابل فہم انداز میں پیش کیا، جس کی وجہ سے یہ کتاب مسلم اور غیر مسلم قارئین دونوں کے لئے یکساں طور پر مفید سمجھی جاتی ہے۔آپ کی ایک اور تصنیف "Islam a General Picture"ہے،جو مستشرقین کے پھیلائے ہوئے زہر کا تریاق ثابت ہوئی۔[24]ان کا ایک اور عظیم الشان کارنامہ قرآن پاک کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرکے نومسلموں کے لیے قران فہمی کو سہل بنانا ہے۔اس سے ڈاکٹر صاحب کا رجحان تقابل ادیان کی طرف بھی نظر آتا ہے۔وہ دعوت اسلام کے سلسلے میں مسیحیت کے تقابلی و تنقیدی مطالعہ کو لازمی قرار دیتے تھے اور سابقہ الہامی مذاہب کے عقائد و تعلیمات سے واقفیت کو بھی ضروری قرار دیتے تھے۔ان کے نزدیک مستشرقین کو بھرپور جواب دینا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ان کے دین کے بارے میں معلومات پر مکمل عبور نہ ہو۔ڈاکٹر صاحب نے دنیا بھر کی زبانوں میں ہونے والے قران پاک کے تراجم کی فہرست تیار کی اور نمونے کے طور پر ہر زبان میں سورہ فاتحہ کا ترجمہ ساتھ شامل کیا،اس طرح "القرآن فی کل اللسان "منظر عام پر آئی۔اس کے پہلے ایڈیشن میں 23 زبانوں کے بارے میں مواد شامل کیا گیا-آپ اس میں مسلسل اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ اس کے تیسرے ایڈیشن میں یہ تعداد 67 ہوگئی۔اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے تحقیق مستقل جاری رکھی اور آخرکار انہوں نے 150 سے زائد زبانوں میں مواد فراہم کیا۔[25]

فرانس کے کچھ اشاعتی اداروں نے مختلف مذہبی مسائل پر مبنی کتب شائع کیں، جن میں مختلف مذاہب کے علماء کی تحریریں شامل کیں تھیں، ڈاکٹر صاحب بھی ایسی کئی کتب کے شریک مصنف رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایک کتاب شائع ہوئی جس کے تین میں سے دو ابواب کے مصنف عیسائی اور یہودی علماء تھے جبکہ تیسرا باب ڈاکٹر حمیداللہ نے تحریر کیا۔[26]

ڈاکٹر حمیداللہ کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں تحقیقی کام

ڈاکٹر حمیداللہ کی شخصیت اور ان کی علمی و تحقیقی خدمات پر اردو اور انگریزی میں متعدد تحقیقی مقالات، آرٹیکلز اور کتب موجود ہیں۔ ڈاکٹر حمیداللہ اسلامی علوم کے ماہر، تاریخِ اسلام، قانون، اور سیرتِ طیبہ کے موضوعات پر اپنی گراں قدر خدمات کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ان کی شخصیت اور کاموں پر ہونے والی تحقیق میں سے چند کا ذکر یہ ہے۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر بہت سی جامعات میں ان کے کام پر تحقیقی مقالات لکھے گئے۔ان تحقیقات میں ان کی علمی خدمات کا تجزیہ اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

کچھ رسالوں نے ان پر خصوصی نمبر شائع کیے، جن میں معارف اسلامی،دعوہ، فکر و نظر،اور ینٹنل کالج میگزین اور شاداب شامل ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی زندگی اور علمی کاموں پر کتب بھی لکھی گئیں جن میں راشد شیخ کی "ڈاکٹر محمد حمیداللہ"،صفدر حسین کی "آثارِ ڈاکٹر حمیداللہ"، عتریف شہباز کی "مجددِ علوم سیرت" شامل ہیں۔ سید قاسم محمود، محمد عالم مختارِ حق نے ان پر تحقیقی مضامین لکھے اور کتابی شکل میں شائع کیے[27]۔

"Life and Works of Dr. Muhammad Hamidullah: An Overview"یہ مقالہ سمیع اللہ بھٹ نے تحریر کیا، جس میں ڈاکٹر حمیداللہ کی خدمات کا

جائزہ لیا گیا ہے، خاص طور پر ان کی سیرت اور فقہ میں دلچسپی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

"Dr. Muhammad Hamidullah: A Bibliography" ڈاکٹر خالد علوی نے اس کو ترتیب دیا۔ اس میں ڈاکٹر حمید اللہ کے کتب، مقالات اور تحقیقی کاموں کا تفصیلی جائزہ فراہم کیا گیا ہے۔ اس سے دیگر محققین کو ان کی علمی خدمات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ "Safir al-Islam" عبدالمجید الغوری کی کتاب ہے جس میں ڈاکٹر حمید اللہ کی زندگی، ان کے علمی سفر اور اسلامی دنیا پر ان کے اثرات پر گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب دار ابن کثیر، دمشق سے شائع ہوئی۔ مختلف اسلامی علوم کے ریسرچ جرنلز میں ان کے کام پر تبصرے اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔

اسلامی فکر، بین الاقوامی اسلامی قانون اور مسلمانوں کے عروج و زوال کے تاریخی اسباب پر ان کی تحقیقات کو علمی حلقوں میں سراہا گیا۔ بہت سے اسلامی اور تحقیقی اداروں میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تصانیف اور ان پر ہونے والے تحقیقی کاموں کے آرکائیوز موجود ہیں۔ پاکستان، بھارت، ترکی اور سعودی عرب میں ان کی کتب و تحقیقی مواد کو محفوظ کیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

ڈاکٹر حمید اللہ کی علمی اور فکری خدمات کا ایک مختصر مقالے میں احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ ان کا تحریری سرمایہ جدت سے خالی نہیں۔ تمام دانشوران نے ان کے کام کو کثیر الجہتی قرار دے کر ان کے علمی کارناموں کا اعتراف کیا ہے۔ وہ بلا شبہ جدید بین الاقوامی اسلامی قانون کے مدون ہیں۔ وہ مغرب میں اسلام کے سفیر تھے۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو اہل مغرب کی زبان میں ان تک پہنچایا۔ جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ نے جرات اور شجاعت کے ساتھ اسلام کی حقانیت کو اہل مغرب کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے اسلامی بین الاقوامی قانون، معاہدات، اور امن و جنگ کے اصولوں کو جدید تناظر میں پیش کیا۔ ان کی کتاب خطباتِ بہاولپور اور دیگر تحریریں اسلامی قانون میں ان کے گہرے مطالعے کی عکاس ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجے میں اسلامی فقہ کو جدید قانونی تقاضوں کے مطابق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں مدد ملی۔ انہوں نے سیرت النبی ﷺ پر متعدد اہم کتابیں لکھیں، جن میں انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو تاریخ کے معتبر حوالوں سے ثابت کیا۔ ان کی تحقیقی کوششوں سے سیرت کے علمی پہلو مزید نمایاں ہوئے اور مسلم و غیر مسلم قارئین کے لیے قابلِ فہم بنے۔ اسلامی تاریخ پر ان کے کام میں اسلام کے ابتدائی ادوار، خلافت، اور علمی مراکز کی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان کی تحقیقات نے اسلامی تاریخ کو بین الاقوامی تحقیقی معیار کے مطابق منظم کیا، اور اسلامی تاریخ کو دنیا بھر کے علمی حلقوں میں زیادہ مؤثر انداز میں متعارف کروایا۔ انہوں نے قرآن کی تاریخ اور تدوین پر تحقیق کی، اور ثابت کیا کہ احادیث اور قرآن کی حفاظت ابتدائی دور سے ہی ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیقی خدمات نے اسلامی دنیا میں علمی حلقوں اور تعلیمی اداروں میں اسلامی علوم کو بہتر طور پر سمجھنے اور ان پر جدید زاویے سے کام کرنے میں مدد فراہم کی۔ ان کے کام کا اثر آج بھی اسلامی قانون، سیرت، اور تاریخ کے علمی مباحث میں نمایاں ہے۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Qānūn Bayn al-Mamālik ke Uṣūl wa Naẓā'ir* (Hyderabad: n.p., 1355 AH/1936 CE), 17–18.
[2]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Islam: A General Picture*, 16th ed. (Paris: Centre Culturel Islamique, 1394 AH/1974 CE).
[3]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *The Prophet's Establishing a State & His Succession*, 16th ed. (Lahore: Institute of Islamic Culture, 1397 AH/1977 CE).
[4]*Dā'ira Ma'ārif Islāmiyya* (Lahore: Punjab University, n.d.), 19:1–234
[5]For details, see: Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Introduction, Ṣaḥīfa Hammām ibn Munabbaḥ 'an Abī Hurayra* (Lahore: Beacon House, 1426 AH/2005 CE), 5–16.
[6]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Islam: A General Picture* (Chicago: n.p., 1400 AH/1980 CE).
[7]Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh, *Qānūn Bayn al-Mamālik ke Uṣūl wa Naẓā'ir*, 17–18.
[8]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Muslim Conduct of State*, 7th ed. (Lahore: n.p., 1407 AH/1987 CE).
[9] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *The First Written Constitution in the World*, 3rd ed. (Lahore: n.p., 1395 AH/1975 CE).
[10] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *'Ahd Nabawī ke Niẓām Ḥukmrānī* (Hyderabad Deccan: Maktaba Ibrāhīmiyya, n.d.).
[11] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *'Ahd Nabawī ke Maydān Jang* (Lahore: Idāra Islāmiyāt, 1406 AH/1986 CE).
[12] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Rasūl Akram kī Siyāsī Zindagī* (Karachi: Dār al-Ishā'at, 1424 AH/2003 CE).
[13] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *The Prophet's Establishing a State* (Islamabad: Hijra Council, 1408 AH/1988 CE).
[14] Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh, *The Muslim Conduct of State*, 71.
[15] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Khuṭbāt Bahāwalpur* (Islamabad: Idāra Taḥqīqāt Islāmī, 1405 AH/1985 CE), 118.
[16] Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh, *The Muslim Conduct of State*, 17.
[17] UNESCO, recognizing the importance of this book, commissioned Dr. Ḥamīdullāh for its translation into French, published in four volumes (Muḥammad Ṣalāḥ al-Dīn, *"Dr. Ḥamīdullāh: Nām aur Kām,"* Majalla Da'wat [Islamabad: March 1424 AH/2003 CE], 85).
[18] Ibn al-Qayyim, *Aḥkām Ahl al-Dhimma*, ed. Dr. Ṣubḥī Ṣāliḥ, Introduction by Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh (Beirut: n.p., n.d.), 1.
[19] Ernst Neiss, *Jadīd Qānūn Bayn al-Mamālik kā Āghāz*, trans. Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh (Hyderabad Deccan: n.p., 1415 AH/1995 CE).
[20] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Islamic Notion of Conflict of Laws* (Hyderabad: Institute of Islamic Studies, 1365 AH/1945 CE).
[21] Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *The Emergence of Islam* (Islamabad: Islamic Research Institute, 1413 AH/1993 CE).
[22]*Letter to Mazhar Mumtāz Qurayshī,* Armaghān (Karachi: Issue 4–5, July–December 1417 AH/1996 CE).
[23]Ḥamīdullāh, Dr. Muḥammad, *Introduction of Islam* (Paris: Centre Culturel Islamique, 1379 AH/1959 CE).
[24]Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh*, Islam: A General Picture* (Chicago: n.p., 1400 AH/1980 CE).
[25] *Letter to Mazhar Mumtāz Qurayshī*, Armaghān.
[26]Dr. Muḥammad Ḥamīdullāh, *Rasūl Akram kī Siyāsī Zindagī*, 92.
[27]https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%AD%D9%85(accessed on 14th jun 2025)